Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا

نمبر (۴) مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گذشتہ اخبار

۱۸ جنوری۔ رویٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ جاپانیوں نے ایک برٹش اسٹیمر کو جسے ولادیوسٹک کو جا رہا تھا پکڑ لیا جرمنی سٹیمر بنگالیہ جو ہانگ سکوورن کے لئے کوئلہ لئے جا رہا تھا۔ میڈیغاسکر سے بہت فاصلہ پر ایک چٹان کے ساتھ ٹکرا کر ٹوٹ اور غرق ہو گیا۔ ۱۵ جنوری نیوچانگ کے مغرب میں جاپانیوں کے ایک دستہ فوج نے روسی رسالہ کو محصور کر لیا اور پھر منتشر کر دیا ۱۰۰ سو سے زیادہ روسیوں کے لوگ اس میں زخمی ہوئے اور کام آئے۔ اس رسالہ کے ساتھ بہت سے چینی لوگ بھی تھے۔ ضلع گجرات میں چوری کی وارداتیں بکثرت ہو رہی ہیں۔ شاید پولیس کی غفلت ہے۔ بھیرہ میں چارہ کی شکایت ہے اور مواشیوں میں ایک مرض پھیلا ہوا ہے۔ لالہ بلاقی رام شاستری صاحب بیرسٹرایٹ لا ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ نے حافظ آباد میں دیا سلائی کا ایک کارخانہ جاری کیا ہے بمبئی کی نمائش میں اول درجہ کا تمغہ پایا۔ احمد آباد و کوٹہ میں بھی دیا سلائی بنتی ہیں۔ بمبئی میں بٹن بنانے کا ایک کارخانہ جاری ہوا ہے۔ جزیرہ ٹاگلیڈ میں ایک قسم کے جڑدار پتھر پائے جاتے ہیں یعنی درختوں کی طرح انکی بھی جڑیں ہیں۔ گذشتہ نومبر میں انگلستان سے ۹ لاکھ سات ہزار دھلے ہوئے سوتی کپڑے کے تھان اور ۸۰ لاکھ ۸۰ ہزار گز گورے سوتی کپڑے کے تھان اور لاکھوں من سوتی دھاگہ مختلف رنگوں کا ہند میں آیا۔ اونی کپڑے علاوہ اس کے ہیں۔

لودیانہ میں ۱۲ ماہ حال کو خوب بارش ہوئی۔ سردی نہایت ہی بڑھ گئی ہے اور نہایت ہی سخت کہر اور پالا پڑتا ہے۔ شاید کہیں نزدیک ژالہ باری ہوئی ہے۔ میسور کی کان سے دسمبر گذشتہ میں ۲۵۶ ۱۲ اونس سونا نکلا۔ پنجاب کے کسی ہندوستانی ڈسٹرکٹ جج پر نالش کرنے کی اجازت لوکل گورنمنٹ سے طلب کی گئی ہے۔ مستغیث بھی ہندوستانی تھا۔ وہ گواہی دیتا تھا کہ ڈسٹرکٹ جج نے بڑی سخت بدخلقی کی ہے۔ لاہور اور امرتسر کے درمیان ریلوے پٹری دوچند کرنے کے لئے ۱۲ لاکھ ۳۶ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ ۱۲ جنوری کی شام کو شاہ عالمی دروازہ کوچہ سوداگران لاہور میں قصابوں اور کشمیریوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ قصابوں نے مستری ابراہیم کا سر پھوڑ دیا رپورٹ تھانہ پر جلد لا کر استغاثہ کرو۔ رویٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ روس نے دیگر طاقتوں کو اعلان دیا ہے کہ چین کے قوانین جو کسی کو امداد نہ دینے کے بارہ میں ہیں بیفائدہ تھے ۱۶ جنوری لنڈن۔ شاہو کے پاس اب جنگ جاری ہے اور جاپانیوں نے روسی چھاؤنیوں کو جو ریلوے کے دونوں طرف خیمہ زن ہیں گولہ باری کر کے اڑا دیا ہے۔ جنرل سچکی خبر دیتے ہیں کہ انکا دستہ فوج کا ناکامیاب ہوا اور اُن کا رسالہ جاپانیوں کی پیدل فوج کے سامنے بے طاقت ہے۔ ۱۶ جنوری لنڈن مسٹر شریف پریو پولیس کے اکس چیف ہیں اور جو کے ریلوے اسٹیشن پر گرانڈ ڈیوک سرجیوس کا خیر مقدم کرنے کے گئے تھے ایک طالب علم نے تین فیر کئے مگر وار خالی گیا اور مسٹر موصوف کو کوئی گزند نہ پہنچا۔ ۱۶ جنوری مدراس رود کی بنام سندرا و جیکب تھرس مدراس میں وارد ہیں۔ وہ اپنے انگلوروسی فوج کے فیسٹر کہتے ہیں۔ یہہ انکا گوسوں کے جیسی میں آگے ہوئے ہیں۔ ایک پولیس کا سپاہی اُن کے ساتھ ہے جس نے اپنے پولیس ہیڈ کوارٹر میں اُن کے آمد کی اطلاع دیدی ہے۔ ڈنمارک میں نوح کی کشتی کے نمونہ پر ایک کشتی بنائی گئی ہے۔ اس پر سفر بھی کیا گیا ہے پنجاب سنڈے سکول کا سالانہ کنونشن ۲۲ و ۲۳ مارچ کو امرتسر میں قائم ہوگا۔ سنڈے اسکول کا سالانہ امتحان ۸ جولائی ۱۹۰۵ء کو پہلی شماہی کے سبقوں میں سے ہوگا۔ پلیگ کی بابت ایک انگریز کی یہہ رائے ہے کہ اس کی بنیاد وبا پسوں کے اُن گھروں میں ہے جہاں وہ اپنے مردے گاڑتے ہیں۔ ایک اور صاحب کا خیال ہے کہ یہہ مرض مچھروں کی کثرت کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ چینی مسیحوں نے بائبل سوسائٹی میں ۳۴۷ پونڈ یعنی ۵۰۰۰ روپیہ چندہ میں دیا ہے۔ اُن کا کل چندہ ۹۱۷۹ ڈالر یعنی ۲۷۵۳۷ روپیہ تھا۔ ویسلیاین مشنری سوسائٹی کے متعلق ۳۱ علاقہ ۱۷۰۰ اچیل اور گرجے وغیرہ ہیں۔ غیر ممالک کے کارندے ۳۲۲ ہندوستانی کارندے ۲۰۸ تنخواہ دار کارندے ۳۵۲۹ غیر تنخواہ دار مددگار ۶۲۴۲۷۔ کلیسیا کے ممبر ۱۵۶۵۳۱۔ وہ ممبران جو پورے طور پر کلیسیا میں شامل نہیں ہیں ۱۸۵۶۶۔ طلباء ۱۰۴۶۸۹۔ اور اگر مغربی ہند کی شدوں کا تخمینہ بھی اس میں شامل کر لیا جاوے تو اس وقت ۱۰۰۰۰۰ ممبران ہیں اور ۲۰۰۰۰۰ ڈیڑا آزمائش ہیں کل ۲۰۰۰۰۰ کلکتہ میں عیسائی ہندوستانی لڑکیوں کے لئے ایک کرسچن کالج کھولنے کی تجویز ہے۔ بھاگلپور میں گذشتہ سال ۴۳ آدمی عیسائی ہوئے۔ خانپور ہوشیارپور ریاست کپورتھلہ۔ آگرہ۔ سیالکوٹ شہر۔ امرتسر۔ راولپنڈی میں پلیگ کا زور ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ہند کی پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کا اتحاد

ہم بڑی خوشی سے ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں کہ وہ کار عظیم جو کئی سالوں سے کلیسیا کے درمیان ہو رہا تھا اب بڑی خوش اسلوبی اور خوبی سے اختتام کو پہنچ گیا ہے یعنے ہند کی تمام کل پریسبیٹیرین کلیسیائیں باہم متحد ہو گئی ہیں خداوند اسکام پر اپنی پوری پوری برکت بخشے ۱۵ ار دسمبر سال گذشتہ کو الہ آباد میں پریسبیٹیرین اتحاد کا جلسہ قائم ہوا اور دور دور سے پریسبیٹیرین کلیسیاں کی طرف سے ڈیلیگیٹ اور بزرگ حاضر تھے ابتدا میں اجمیر کے پادری جیمس گرے صاحب سابق میر مجلس نے تقریر کی۔ انکے بعد ڈاکٹر ہنٹن اور کاب صاحبان نے جوا رکاٹ مشن کیطرف سے تھے الائنس کو ایڈریس دیئے بڑی بھاری خوشی کا موقع تھا مجلس برخاست ہوئی اور حاضری کے بعد پھر منعقد ہوئی۔ ڈاکٹر حیثر صاحب ہوشیارپور نے اس الائنس کی ترکیب کا تواریخی بیان اپنے ایڈریس میں پیش کیا۔ اور پادری مکلین صاحب نے بیان کیا کہ یہہ اتحاد ابھی ویسا ہی کمل ہے جیسا کہ جنوبی ہند میں ہے۔ اور سلف سپورٹ خود حکومت۔ سلف پروپیگیشن پر تقریریں کیں انکے بعد پادری رسل۔ پادری لوبل۔ پادری ای۔ پی نیوٹن اور پادری بوکین صاحبان نے لکھے ہوئے ایڈریس پڑھے ؛

بعد کو بمبئی کے پرنسپل ڈاکٹر مکیکن صاحب میر مجلس مقرر ہوئے۔ کالمپونگ کے ڈاکٹر گرہم صاحب کلرک مقرر ہوئے لیکن چونکہ وہ غیر حاضر تھے انکی جگہ الہ آباد کے ڈاکٹر لوانگ صاحب اس کام کو سرانجام پہنچاتے رہے۔ مختلف مضامین مثلاً عقاید نامہ اور حکومتی انتظام۔ اور قوانین کے مقرر کئے جانیکے واسطے علیحدہ علیحدہ کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ یہہ تمام کام اگرچہ سخت اور مشکل تھا مگر خدا کے فضل سے بڑی عمدہ طرح انجام کو پہنچا۔ عقاید نامہ کے بارہویں آرٹیکل پر بحث بہت ہوئی۔ قوانین اور انتظام حکومت پر بھی بحث مباحثہ ہوا اور خاطر خواہ تصفیہ کے بعد منظور ہو گئے اب سوال پیش ہوا کہ جنرل اسمبلی مرکب ہو۔ ڈاکٹر لوانگ صاحب نے تحریک دی کہ ڈاکٹر مکیکن صاحب چیرمین ہوں بلکہ دعا اور گیت اور کلام کی تلاوت کے بعد ڈاکٹر کے۔ سی چیٹرجی صاحب ساکن ہوشیارپور کا نام موڈریٹر شپ کے لئے پیش اور منظور ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنا جینوا گون پہنے ہوئے مسند جلسہ پر رونق افروز ہوئے۔ روحانی سیرت کی اس فرشتہ صورت نے جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دیا انہوں نے اس عزت کی شان میں تقریر کی۔ اس عزت کو انہوں نے نہایت ہی اعلیٰ تصور کیا اور کہا کہ یہہ وہ عزت ہے جو اس عزت سے جو بادشاہوں اور شہزادوں کی طرف سے عنایت ہوتی ہے کہیں بلند اور بالا ہے۔ یہہ وہ عزت ہے کہ نہ صرف مجھے ہی دیگئی بلکہ کل دیسی کلیسیا کو اس کا فخر ہے اور ایک معنی میں مشنریان کو بھی عنایت ہوئی ہے کیونکہ میں خود مشنری سعی اور کوشش کا ایک نتیجہ ہوں ؛

ڈاکٹر مکیکن صاحب وائس موڈریٹر مقرر ہوئے اور ڈاکٹر گرہم کلرک اور مسٹر راگھا دیا اسسٹنٹ کلرک۔ اس کے بعد مختلف کمیٹیاں مقرر ہوئیں جنرل اسمبلی کا آرگن انڈین سٹینڈرڈ مقرر ہوا۔ ڈاکٹر رابرٹس صاحب کی دعوت پر اُس کے آیندہ جلسہ کی تاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۵ء اور مقام انعقاد ناگپور مقرر ہوا۔ آخر میں جلسہ کے اختتام پر سبھوں نے معزز موڈریٹر جنرل اسمبلی کے ساتھ مصافحہ کیا اور جلسہ برخاست ہوا ؛

جمعہ اور سنیچر کو دو نہایت ہی عمدہ اور دلچسپ جلسہ ہوئے ایک تو جمنا چرچ میں اور دوسرا میور ہال میں۔ پہلے میں ڈاکٹر ویری صاحب پریزیڈنٹ تھے اور مسٹر ستم صاحب نے ہند کی پریسبیٹیرین ازم کی موجودہ حالت پر ایک ایڈریس دیا اور اسمیں کل کلیسیاؤں کا ایک نقشہ پیش کیا جس کا ہم ابتداً آیندہ پرچہ میں ذکر کرینگے ان کے بعد ڈاکٹر سکاڈر صاحب نے درس دیا جسمیں انہوں نے الائنس کو تاکید کی کہ خدا اور اپنے سبھی بھائیوں کے ساتھ پوری پوری دیانتداری برتے جو کہ ہمارے انکشاف کا ایک بنیادی اصول ہے۔ بعد ازاں بمبئی کے مسٹر لکھنئے۔ مدراس کے مسٹر نگاریاہ اور پنجاب کے مسٹر گوکل ناتھ صاحبان نے ایڈریس دیئے۔ میور ہال جلسہ میں ڈاکٹر مکیکن صاحب میر مجلس تھے۔ اور ہر دو ڈاکٹر لوانگ چیٹرجی۔ فریزر کیمبل۔ اور ینگسن۔ اور انسکلاف صاحبان نے علی الترتیب لکچر دیئے اتوار کے روز دیگر عبادتوں کے علاوہ عشاء ربانی کی سنجیدہ رسم عمل میں آئی۔ ڈاکٹر مکیکی صاحب نے وعظ کیا اور پادری گرے صاحب نے عشاء تقسیم کی ؛

ہم اپنے پریسبیٹیرین بھائیوں کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا اس کام میں اور زیادہ استحکام اور برکت اور کامیابی عطا فرماوے تاکہ خدا کا جلال اور مسیح خداوند کی بزرگی دن دونی اور رات چوگنی ہو وے ؛

ریویو تہذیب النسوان پر

یہہ ایک اردو پرچہ ہے لڑکیوں اور مستورات کے لئے ایک شریف بی بی مولوی سید ممتاز علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی ایڈیٹری کے ماتحت ہفتہ وار نکلتا ہے ہماری ہندوستانی لڑکیوں اور مستورات کیلئے خواہ وہ کسی مذہب یا فرقہ کی ہوں نہایت ہی مفید اور دلچسپ ہے کسی قسم کے تعصب کی بو اسمیں نہیں ہے جس سے کسی نازک مزاج ناظرین کے دماغ میں بھی کدورت پیدا کرے۔ تمام مضامین اخلاقی اور امور خانہ داری کے متعلق عمدہ تراکیب ہدایات اور عمدہ عمدہ خبریں اور غزلیات پہیلیاں و معمات ادق کا عمدہ و دلربا حل درج ہوتا ہے۔ یہہ تمام مضامین خصوصاً محمدی لیڈیز کے تصنیف ہوتے ہیں کیا اچھا ہو کہ ہماری ہندو اور عیسائی بہنیں بھی اس اخبار کو خریدیں اور نہ صرف خریدیں ہی بلکہ مضامین اسمیں بھیجا کریں اور اپنی اپنی طبع آزمائی کریں اور یوں اپنی ہندوستانی بہنوں کو اپنے اپنے قلم جادو رقم سے مستفید کریں اس سے عمدہ یا بہتر کوئی زنانہ اخبار ابھی تک ہماری نظر سے نہیں گذرا اور نہ ہی ہمنے کسی ایسے پرچے کا نام سنا ہے شاید ہو مگر ہماری اس سے مطلق ناواقفی ہے۔ اور گمان غالب ہے کہ شاید نہیں بھی ہے۔ یہہ پرچہ ہماری ہندو او عیسائی لیڈیز کے لئے ایک نمونہ اور غیرت دینے والا پرچہ ہے۔ یا تو وہ اسکو خریدیں یا خود ویسا ہی یا اس سے عمدہ پرچہ نکال کر دکھلائیں ہمارے نزدیک یہہ اُن کے لئے کچھ مشکل بات نہیں ہے ؛

عقل کا درست استعمال

اس روشنی کے زمانہ میں مذہب کی جانچ اور پڑتال کے لئے کہ من جانب اللہ مذہب کونسا ہے تین بڑے بڑے معیار معین کئے جاتے ہیں یعنی عقل اور سائنس اور قانون قدرت جسکو انگریزی میں لاز آف نیچر کہتے ہیں اور یہہ کہا جاتا ہے کہ جو مذہب ان باتوں میں سے ایک کے ساتھہ مطابقت نہیں رکھتا وہ مذہب درست اور ماننے کے لائق نہیں ہے۔ یہہ تینوں معیار قطعی اور بےخطا تصور کئے جاتے ہیں اور انپر دنیا کا بڑا دارومدار اور انحصار ہے اور کہ ان سے بڑھکر کوئی ایسی بات نہیں ہے جسپر ہم مذہب کے بارے میں اعتبار کرسکیں۔ لہذا ہم اس مضمون میں بہ تسلسل یکے بعد دیگرے (اگر خدا کی مرضی ہوئی اور ہمیں فرصت ہوئی) ان تینوں اصولوں اور معیار کا بلاتعصب اور طرفداری امتحان کرینگے۔

اول اس امر کے بارے میں کہ عقل کو مذہب سے یا دوسرے لفظوں میں ایمان سے کیا علاقہ ہے دنیا میں تین قسم کے خیال کے آدمی نظر آتے ہیں پہلی قسم کے خیال کے وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اگرچہ مذہب کے اثبات کی آیتیں اور اُن الفاظ کا موازنہ اور تشریح کرنیکے کے جنسے مذہب کا اظہار ہوتا ہے عقل کو استعمال کرنا جائز اور ضروری ہے۔ مگر عقل کا یہہ کام نہیں ہے کہ اُن تعلیمات کا موازنہ کرے جو خدا نے سکھلائے ہیں۔ دوسرے خیال والے وہ اشخاص ہیں جو کہتے ہیں کہ مذہب کے ہر ایک پہلو اور اُس کے ہر ایک اصول اور تعلیم اور اوامر و نواہی کو عقل سے پرکھنا مناسب اور ضروری ہے۔ جو بات عقل کے مطابق ہو وہ درست ہے ورنہ غلط لہذا رد کردیے جانیکے لائق ہے۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ عقل کے استعمال میں ہر امر کے درمیان افراط اور تفریط سے بچنا اور اُسکو اپنے ہی احاطہ میں رکھنا چاہیے اگر وہ افراط کے درجہ پر جائیگی تو بھی نقصان ہے اور اگر نقطہ تفریط پر جاوے تو بھی معیوب ہے پس اس کا اعتدال ہر حالت میں مستلزم تحقیقات ہے۔ راقم الحروف کی دانست میں ہر دو خیال اول افراط و تفریط کے منازل تک پہنچے ہوئے ہیں۔ پہلو کا خیال اس لئے درست معلوم نہیں ہوتا کہ بغیر عقل کے ہم کسی قسم کی سچائی یا حقیقت کا خیال ہرگز تصور میں نہیں لاسکتے اور نہ ہی اس کے بغیر ہم کچھہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ عقل اور سچائی باہم ایسی غیر منفک طور پر وابستہ ہیں کہ انکا آپسمیں سے علیحدہ ہونا ایک امر محال اور ناممکن ہے۔ کسی امر کی سچائی ایک شے ہے اور عقل وہ قوت ہے جس سے ہم اس سچائی کو سمجھ سکتے اور اسپر اعتماد کرسکتے اور اس سے فواید حاصل کرسکتے ہیں۔ یہی ایک افضل اور اکمل قوت ہے جو انسان کو عطا کی گئی ہے تاکہ اس سے نہ صرف مذہبی امور ہی میں بلکہ ہر ایک قول فعل اور خیال میں خواہ وہ کسی طرح کا کیوں نہو انسان کی ہدایت کیجاوے تاکہ وہ برائی یا نقصان سے احتراز اور بھلائی یا فایدہ سے دلچسپی حاصل کرے۔ اس کے سوائے کوئی اور شے نہیں جس سے ہم کسی امر کی نسبت فیصلہ کرسکیں اور اُسکے ایجاب و سلب کا حکم لگاسکیں۔ اسی طرح کوئی تعلیم ہمارے ایمان کا ماوا و ملجا نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ معقول اور من جانب اللہ ثابت نہو۔ اگر کسی کتاب کی نسبت کہا جاوے کہ وہ الہام سے ہے اور اسمیں ایسی تعلیم پائی جاوے جو عقل سلیم کے درست استعمال سے موافقت نہ رکھے تو وہ کبھی ماننے کے لائق نہیں ہے۔ دوسرے کا خیال اس لئے درست معلوم نہیں ہوتا کہ اگر ہم ازروئے تشبیہ غور کریں تو یہہ ایک ضروری امر معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی تعلیمات اور حقائق کا اس الہام میں ہونا جو خدا انسان کو عطا کرے عقل سلیم سے بعید نہیں ہے کیونکہ یہہ ایک امر غیر منفک ہے کہ ہر ایک بات جو اس لامحدود ہستی سے متعلق ہو اور اُس کا اظہار ہمپر کیا جاوے تو وہ ہمارے حیطہ ادراک سے کسی نہ کسی پہلو میں ضرور بالضرور بلند و بالا ہو۔ ہم دنیا میں ہر ایک حقیقت کو دیکھہ رہے ہیں کہ ہر ایک نئی سچائی اپنی ماقبل سچائی سے جو دریافت ہوچکی ہے اور جس سے ہم بخوبی آگاہ ہیں بالضرور متفرق اور بڑھکر ہوتی ہے ایسا کہ اکثر عقل اُس کام کو دیکھکر حیران ہوجاتی ہے۔ اور نیز جو حقیقت ایک شخص کی سمجھ میں کماحقہ آجاتی ہے دوسرے شخص کی سمجھ میں جو اس سے علم میں اور واقفیت میں کمتر ہے مطلق نہیں آتی۔ مزید برآں خدا کی تمام تجاویز اور کام جو غیر محدود اور لابیان ہیں اور مخفی ہیں ہماری محدود اور قابل الخطا علم و عقل سے پرے اور بلند و بالا ہیں ہم اُنکی ماہیت اور کنہ کو ہرگز ہرگز معلوم نہیں کرسکتے۔ اگر ہم اُسکے تمام ارادوں اور کاموں اور قوانین کو کماحقہ سمجھ لیں تو وہ ہماری محدود سی عقل میں محدود ہو جائیگا اور یوں وہ ہماری نظروں میں غیر محدود نہ رہیگا اور ہماری نظروں میں اُسکی وہ وقعت اور عظمت نہ رہیگی جو اب ہے۔ ہم فطرت میں بیشمار ایسی ایسی باتیں دیکھتے ہیں جو ہماری فکر رسا سے باہر ہیں اور ایسی ایسی بہت سی موجودات اور قوانین ہیں بالضرور ہونگے جو اگر آج ہماری نظروں کے سامنے آجاویں یا ہم اُنکی بابت سنیں تو امید واثق ہے بلکہ طبعی ہے کہ ہم نہایت ہی حیران ہونگے اور اُنکی سمجھ ہمیں بالکل نہ آویگی۔ علیٰ ہذالقیاس طبعی مذہب میں بھی جس کے اکثر لوگ دلدادہ اور حامی ہیں ایسی ایسی پیچیدگیاں اور الجھن پائے جاتے ہیں جنکو دنیا کے علماء سابق و حال بالکل سلجھا نہ سکے بلکہ یا تو اُن سے منکر ہوگئے یا اور بھی زیادہ ورطہ اغلاط میں غرق ہوگئے۔ مثلاً اگر کوئی عالم شخص کسی جاہل اور ناواقف کو کہے کہ آفتاب نہیں بلکہ زمین اور دیگر بڑے بڑے سیارے آفتاب کے گرد گردش کرتے ہیں یا کہ آفتاب گرمیوں کے دنوں کی بہ نسبت جاڑوں میں ہماری زمین کے بہت ہی نزدیک آجاتا ہے اسی لئے گرمیوں میں گرمی اور سردیوں میں سردی زیادہ ہوتی ہے تو بیچارہ وہ ناواقف شخص بالضرور اس بات سے حیران ہوگا۔ اس کے نزدیک یہہ بات بھی عجیب معلوم ہوگی کہ آفتاب ہمارے بہت نزدیک آوے اور ہمکو ایسی سخت گرمی سے جلا دینے کے برخلاف اپنی سردی سے ہمکو کنپا دیتا ہے اور آگ کے بغیر ہمارا گذارہ ہی نہیں ہوتا۔ لہذا اعتبار اس جہالت کی رخنہ کے ساتھہ وہی نسبت ہے جو جہلا کو فضلاء کے ساتھہ ہے۔ اگرچہ ایسی قسم کی باتیں عوام الناس کی سمجھ سے برتر اور بالا ہیں تو بھی عقلمندوں کے نزدیک قرین عقل اور راست ہیں۔ اور نہایت ضروری ہے کہ وہ شخص علماء اور

واقفکاران کی بات کا یقین کرے۔ اور یہی معاملہ دنیا میں ہو رہا ہے۔ کہ ناواقف لوگ واقفکاروں کی باتوں پر اعتبار کرتے ہیں۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ عالم لوگ خواہ کتنا ہی کیوں نہ سمجھاویں جاہل لوگ اُنکی باتوں کو نہیں مانتے وہ چاہتے ہیں کہ تمام باتیں ہماری عقل میں آجاویں تب ہی ہم اُنکو مانینگے چنانچہ اگرچہ یہہ بات کہ زمین ہمارے آفتاب کے گرد گھومتی ہے مدرسوں کی ایک عام تعلیم ہے تو بھی اکثر ایسے تعلیم یافتہ خود ملینگے جو اِس امر کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے اگرچہ انہوں نے کتابیں پڑھیں اور اُن کے بیانات یاد کئے اور امتحان بھی دیئے۔ پس جب دنیاوی برتاؤ میں بڑے بڑے معاملات کی بابت ایسے آدمیوں کا اعتبار کر لیا جاتا ہے تو کتنا زیادہ ہمیں الٰہی معاملات میں اُن اشخاص پر اعتبار کر لینا لازم آتا ہے جنہوں نے خدا سے انکشاف پا کر اسکے بھید اور ارادوں اور کاموں کی بابت ایسے ضروری اور لازمی امور پیش کئے ہیں جو ہماری نجات اور روحانی ترقی کا باعث ہیں*

اور اگر ہم انسان کی باہمی عقلوں کا مقابلہ کریں تو اگرچہ وہ عام باتوں میں موافق ہونگے مگر جوں جوں تحقیقات کے کے زینے پر چڑھتے جاؤ اور امور اہم کو غور کرو تو انکی رائیں آپس میں برابر متفرق ہوتی جاتی ہیں۔ دور کیوں جاتے ہو خدا ہی کی طرف غور کرو کہ اُسکی نسبت کیسے کیسے خیالات آج دنیا میں موجود ہیں اور وہ بھی جاہلوں یا عوام میں نہیں بلکہ عقلمندوں اور عالموں میں۔ کوئی دہریہ ہے کوئی ہمہ اوستی ہے۔ کوئی ثنویت کو مانتا ہے کوئی کچھ مانتا ہے اور کوئی کچھ۔ آیندہ حالت کی بابت بھی کئی مختلف رائیں موجود ہیں جنکا باہم فیصلہ کرنا ایک ناممکن امر ہے۔ نہ تو ان تفرقات کا آج تک فیصلہ ہوا ہے اور نہ ہی ہوگا۔ اور یہہ نتائج عقل کو محض اپنی حدود سے بڑھکر استعمال کرنے اور اِس خواہش کے ہیں کہ ہم خدا کے غیر محدود کو اپنی محدود سی کھوپری میں محدود کر لیں۔ جو خلاف عقل ہے*

ایک اور بات جو بیان قابل غور ہے سو یہہ ہے کہ عقل اور ایمان کو آپس میں کیا نسبت ہے؟ واضح ہو کہ کسی امر کو کسی غیر کی شہادت پر بہ این نظر کہ وہ شخص معتبر اور مستند ہے مان لینا ہے مگر تعقل اُس تحقیقی عمل کو کہتے ہیں جس میں قوت عقل کے ذریعہ کسی امر کی ماہیت اور اُس کے نفع وضرر کو معلوم کیا جاتا ہے۔ ایمان سے جو یقین حاصل ہوتا ہے اُس کا انحصار غیر پر یعنی تواریخ پر ہے مگر عقل کا انحصار اپنے ذہن یعنی قیاس پر اور دلایل عقلیہ پر ہوتا ہے۔ ایک کے عمل کے لئے بڑی طول طویل واقفیت اور علوم کی ضرورت جنکی تحصیل دشوار ہے ہوتی ہے دوسرے کے عمل کے لئے تواریخ کی ضرورت ہوتی ہے جسکی تحصیل آسان ہے دنیا میں بیشمار ایسے امور موجود ہیں جنکو آئے دن ہم محض ایمان سے یعنی غیر کے اعتبار پر مانتے ہیں اور ضرور بالضرور ماننا پڑتا ہے۔ اور جس قدر شہادات کا سلسلہ دراز اور کثیر اور مضبوط ہوتا ہے اُسی قدر ہمارا ایمان کسی امر کی بابت مضبوط ہوتا جاتا ہے*

پس عقل کو اپنے احاطہ میں استعمال کرنے سے وہ اغراض پورے ہوتے ہیں جنکا اُس کے احاطہ میں پورا ہونا مقصود ومنظور ہوتا ہے۔ اِس کا ناجائز استعمال اُسی وقت ہوتا ہے جب انسان اُسکے احاطہ سے بڑھکر اُسے استعمال کرتا ہے اُس کا احاطہ محدود کرنا ذرا مشکل سا امر ہے مگر بادی النظر میں صرف خدا ہی کی ذات اور اُسکی ذاتی یا خاص صفات ہیں جو انسانی حیطۂ عقل سے بعید ہیں۔ نادیدنی عالم بھی جسکی بابت انسانی علم اور عقل ہمیں کچھ بھی نہیں بتلا سکتی وہ بھی اِس دائرہ سے خارج ہیں۔ زمانہ اور فاصلہ اور روح کی ماہیت اور اصلیت بھی انسان کی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ اِس قسم کی باتوں کی بابت جہاں تک انسانی عقل نے تحقیق اور استدلال کیا ہے اِس کی کوئی عقدہ کشائی نہیں ہوئی بلکہ اور زیادہ غلطیوں اور مشکلات کے ورطہ میں پھنس گئے بلکہ اِس کا ایک نہایت ہی بھاری اور خطرناک نتیجہ دہریت ہے۔ یہہ تمام باتیں انسان کی عقل کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ اِسی سے موسیٰ کہتا ہے کہ "پوشیدہ باتیں خداوند ہمارے خدا کے ذمہ ہیں پر وے جو ظاہر کی گئیں ہمارے اور ہماری اولاد کے لئے ہمیشہ تک ہیں تاکہ ہم اِس شریعت کی سب باتوں پر عمل کریں"۔ (استثنا ۲۹:۲۹)*

مار گزیدہ کا علاج چونے کے عرق سے

فریڈرک لیوس صاحب ٹائمس آف سیلون میں یوں لکھتے ہیں کہ۔ چند برس کا عرصہ گذرا کہ میں ایک گاؤں میں کام کر رہا تھا کہ دفعتہ لوگ آئے اور کہنے لگے کہ لڑکے کو ایک سانپ نے کاٹ کھایا ہے مہربانی سے چلکر اُس کا علاج کیجئے۔ یہہ میں لے تھا کہ میں اپنے ہمراہ اکثر ادویات بھی رکھا کرتا تھا اگرچہ میں کوئی ڈاکٹر تو نہ تھا لڑکا بیہوش پڑا تھا اور اسکی جانبری کی کوئی امید نہ تھی بلکہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک دو گھنٹوں کا مہمان ہے۔ میں چونکہ ڈاکٹر نہ تھا میں نے جواب دیدیا کہ مجھ سے اِس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ اِس لڑکے کے پاؤں پر سانپ کا ڈنگ لگا ہوا تھا اور زخم ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا دونوں طرف سے دو سوئیاں چبھی ہوئی ہیں۔ والدین اِس لڑکے کے ناامید ہو گئے اور کہنے لگے کہ اگر اجازت ہو تو ہم گاؤں کے حکیم کو بلا لاویں وہ فوراً بلا لائے مگر مجھے کچھ امید نہ تھی کہ وہ لڑکا بچ رہیگا۔ وہ شخص فی الفور آگیا اور لوگ ہجوم کے ہجوم فراہم ہو گئے۔ لوگ بہت سا چونا جمع کر لائے اور اُسکو ایک بڑے سے پیالہ میں بھگایا مگر اُسمیں کچھ اور نہ ملایا گیا۔ اِس حکیم نے لڑکے کے تمام کپڑے اُتار ڈالے اور وہ چونا اُسکے تمام بدن میں ملنا شروع کر دیا یعنی آنکھ ناک کان وغیرہ سب جگہ اور بہت سا چونا جبراً اُس کے حلق میں بھی ڈالا گیا۔ چونا تمام جسم پر بخوبی ملتے رہے تاوقتیکہ جسم میں چونا جذب ہونے سے رہ گیا۔ میں اِس عمل کو قریب ایک گھنٹہ تک دیکھتا رہا۔ مگر لڑکا اُسی طرح منہ کھولے پڑا رہا۔ اور مجھے پوری پوری امید تھی کہ وہ چند ہی گھنٹوں میں فوت ہو جائیگا مگر جب میں اپنے کام پر سے ۵ بجے شام کو واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکا زندہ ہے اور ایک بیہوشی حالت میں بیٹھا ہوا ہے۔ چونے کا استعمال بدستور جاری رہا۔ دوسرے دن تیسرے پہر کو میں نے اِس لڑکے کو پھر دیکھا۔ وہ زندہ اور آگے کی نسبت اچھی حالت میں تھا۔ اس کے پیر کا ورم اتر گیا تھا اور جسم کی حالت عمدہ تھی۔ دوسرے دن جب میں نے پھر دیکھا تو وہ اچھی طرح چلتا پھرتا اور بولتا اور کھاتا پیتا تھا اسکی آنکھیں خراب حالت میں تھیں اور کہتا تھا کہ میرے

حلق میں درد ہوتا ہے۔ جہانتک مجھے معلوم ہے لڑکے کو سوائے چانولوں کی پیچ کے اور چونے کے عرق کے اور کچھ دیا نہ جاتا تھا۔ جب پھر میں نے اس لڑکے کو دیکھا تو وہ بالکل تندرست تھا اور کسی قسم کا خطرہ اور نقصان اسمیں باقی نہ رہا۔ حکیم کا بیان تھا کہ میں نے صرف چونے ہی کا عرق استعمال کیا اور اس میں کچھ بھی کسی قسم کی آمیزش نہ تھی۔

پوسٹ کارڈ کی تاریخ۔ پوسٹ کارڈ کا خیال سب سے پہلے جرمنی کے پوسٹ ماسٹر جنرل کو ڈاکٹر وان اسٹیفن کو آیا اور انہوں نے ۱۸۶۵ء میں اس کو ایجاد کر کے رائج دیا مگر رعایا نے اسکو ناپسند کیا لہٰذا منسوخ ہوا آسٹریا کے ڈاکخانہ نے اس ایجاد کو منظور کیا اور یکم اکتوبر ۱۸۶۹ء میں وائینا کے ڈاکخانہ میں اس کو مروج کیا۔ یہاں کی رعایا نے اس تجویز کو اسقدر پسند کیا کہ ۳ ماہ کے اندر ۳ کروڑ پوسٹکارڈ فروخت ہو گئے۔ شمالی جرمنی نے ۱۸۷۰ء میں اس کا استعمال شروع کیا اور اسی سال کے اکتوبر میں برطانیہ نے اپنے ملک میں اسکو جاری کیا اور اسی سال سوئٹزرلنڈ میں بھی اسکا رواج ہو گیا ۱۸۷۱ء میں بلجیم۔ ہالینڈ۔ ڈنمارک۔ سویڈن ناروے۔ اور کناڈا میں پوسٹ کارڈ بکثرت جاری ہو گئے۔ ۱۸۷۲ء میں۔ روس۔ فرانس وغیرہ میں جاری ہوا۔ رومینیا۔ اٹلی۔ اسپین اور امریکہ میں پوسٹ کارڈ ۱۸۷۳ء میں رائج ہوئے۔ جاپان و گوئٹمالا ۱۸۷۵ء میں اس سے مستفید ہوئے۔ اور یونان میں ۱۸۷۶ء میں مقبول عام ہو گئے۔ جوابی پوسٹ کارڈ بھی ۱۸۷۲ء میں جرمنی ہی سے اول اول رائج ہوئے اور دس سال بعد انگلستان میں پہنچے۔ اور ہند میں غالباً ۱۸۸۲ء کے بعد مروج ہوئے۔

تصویر دار پوسٹ کارڈ ایک مصور نے مقام بساؤ میں اول ہی مرتبہ تیار کیا تھا اُس نے معمولی پوسٹ کارڈ پر کچھ مصالح لگا کر اپنے شہر کی تصویر اسپر چھاپی تھی۔ بعض ممالک نے تصویر دار پوسٹ کارڈ پر اعتراض بھی کئے ہیں اور انکو اپنے ملک سے برباد کر دیا۔ روس میں تصویر دار پوسٹ کارڈ چھاپنے کی ممانعت ہے۔ سلطان روم کا حکم ہے کہ کسی پوسٹ کارڈ پر خلیفہ محمد صاحب کا نام یا کعبہ یا کسی مسلمان عورت کی تصویر چھاپی نہ جاوے۔ حال ہی میں فرانس میں کسی باعث سے ۸۰ ہزار پوسٹ کارڈ ضائع کر دیئے گئے۔ ایک پوسٹ کارڈ پر شہنشاہ ہسپانیہ کی تصویر ایسے چھاپی گئی تھی کہ انکی شکل فیلتن بنائی اور اسپر مضحکہ کیا گیا تھا۔ بدینوجہ انکی اشاعت فوراً بند کر دیگئی۔

مَضَامِین

دیباچۂ محبت۔ اگر کوئی مجھ سے دریافت کرتا ہو کہ یہ جذبات قلبی مجھ میں اور دیگر باشعور خلقت میں کیوں پیدا ہوتے رہتے ہیں تو میرا جواب یہی ہوگا کہ یہ میری ماہیت اور ذات کی صفت اور لازمی کی صورت کا تقاضا ہے اور ان جذبات کے خلاف کو میری ماہیت اور ذات سے ایک رتی کا لگاؤ نہیں ہے یعنے میری ماہیت کو مطلق تنہائی سے کچھ بھی انس و محبت نہیں بلکہ ذاتی نفرت ہے۔

ہمنے اوپر دکھایا کہ محب اور محبوب میں محبت کسی خوبی اور لیاقت کی شرط پر نہیں پر بلا شرط محب کی ذات کا اور نیک مرضی کا دائمی تقاضا ہے۔ اور انسان باشعور مخلوق ہے جو قدرتی طور سے اصول مذکور کا پابند کیا گیا ہے تو پھر بلا شرط محبت کی مشق انسان میں کیوں کمی ہے؟

جاننا چاہیے کہ ہمنے انسانکو باشعور حیوان مطلق کے مقابل مانا ہے۔ اور جس کامل باشعور اور باعقل اور خود آگاہ ہستی کی محبت کا ہمنے اوپر بیان کیا ہے اور جس کے قانون محبت کی انسانی دنیا لاعلمی سے باغی ہے وہ ہستی انسان سے نہایت بلند و بالا ہے۔ پر چونکہ انسان مطلق باشعور نہیں اس لئے ہم بلا شرط محبت کی مشق کی کمی کو انسان کے بیشعور ہونے سے منسوب کرتے ہیں۔

ہم یہہ بات بڑی دلیری سے کہہ سکتے اور ثابت کر سکتے ہیں کہ بلا شرط محبت کی مشق کا عموماً انسان میں نہ پایا جانا اسکی بے عقلی اور جہالت غیر معلومہ اور بیشعوری کا ثبوت ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ انسانی محبت کے اعلیٰ زینہ سے ڈگرید ہو چکا ہے کیونکہ قریبی تعلقات میں بلا شرط محبت کی مشق اور غیر قریبی معاملات میں شرط کے ساتھ محبت کا عمل اسباب کا کافی ثبوت ہے۔ اور ہم دکھا سکتے ہیں کہ جہاں جہاں اور جن جن مقاصد کی برآمدگی کے لئے انسان نے محبت کرنیمیں شرط کو دخل دیا ہے وہاں وہاں پر شرط غیر ضروری اور حسب منشا مقاصد پیدا کرنے میں ایک سد راہ اور روک ہے۔ اور جہاں جہاں پر انسان بلا شرط محبت کا استعمال کرتا ہے مقاصد حسب منشا پیدا ہوتے ہیں مثلاً جورو خصم والدین اور بچے اور بہنیں اور بھائیوں میں عموماً محبت بلا شرط کی مشق ہوتی رہتی ہے۔ اور جب تک اس کا عمل جاری رہتا نتائج خاطر خواہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور غیروں سے جو محبت با شرط کی مشق ہوتی ہے تو نتائج عین خلاف منشا نکلتے رہتے ہیں جس سے روشن ہے کہ انسانی اخلاق ہیں تو بربادی بخش طوفان آیا تھا کہ اُس نے محبت باشرط کو مفید جانکر اسکی مشق شروع کی جسکے بد نتائج آج تک جمع نہیں ہو سکے

راقم پادری غلام مسیح انبالوی

یورپ میں ایک شخص الفریڈ ٹروبیٹ نامی باشندہ بلگنا مختلف دیشوں اور جاتیوں کی ۵۸ زبانیں بول سکتا ہے۔ اور ابھی تک ان ہی زبانوں کو سیکھنے کے سوا اور کچھ اس کو کام نہیں ہے۔ چودہ سال کی عمر سے اسکو یہہ سودا پیدا ہوا۔ اسوقت سے برابر اسی دھن میں مصروف ہے۔ ہر ایک ملک میں جا کر چند یوم قیام کرنا۔ اور جھٹ وہاں کی زبان سیکھ لیتا ہے۔ اب اُس کا ارادہ ہے۔ کہ امریکا جا کر ریڈ انڈین کی بولی سیکھے۔ ایسے ہی دھن کے پکے انسانوں کی زندگیوں سے اس بلند خیالی کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراساں نشود

شکر للہ کہ نمردیم و رسیدیم بدوست
آفریں باد بریں ہمت مردانۂ ما

شان جلیل دیکھکے حیران ہیں واہ واہ
اپنی سمجھ میں کچھ نہیں آتا ہر آن آہ

ایک تو دنیا میں ایسے مزے کی زندگی گذارتے ہیں۔ گویا غم اُن کے نزدیک پھٹکا ہی نہیں۔ ایک وہ ہیں کہ جنکی صورت ہی اظہار کرتی ہے۔ کہ یہہ محرم کی پیدائش ہیں خوشی اُن کے نصیب ہی نہیں ہوئی۔ صورت بہ بیں حالش مپرس کے مصداق۔ وہی صورت دیکھکر ہر شخص معلوم کر سکتا ہے۔ کہ یہہ کوئی مصیبت زدہ دکھیا ہے مگر مبارک وہ بھی ہو ان دکھوں کو ایوب کی طرح صبر سے برداشت کرتے۔ اور حرف شکایت زبان تک نہیں لاتے جیسے ہمارے پیارے بھی بھائی مسٹر عزیز اللہ ناصر جو برسوں سے صرف چارپائی سے واسطہ رکھتے ہیں۔ مگر دلمدے جوانمرد آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو جب دیکھو بشاش۔ اور خداوند کے ساتھ خوش باش۔ وہ عزیز تمام مسیحیوں کے واسطے ایک نمونہ صبر و برداشت کا ہے جس کا جی چاہے آوے۔ اور انکی صحبت سے لطف اُٹھاوے مصیبت زدہ اور دکھیا آویں۔ اور انکی مصیبت سے اپنی مصیبت کو ہلکی سمجھ کر اطمینان پاویں۔ اور روحانی فیض حاصل کریں یہہ عزیز مسیحی اجنالہ ضلع امرتسر میں رہتے ہیں؛

یہہ بیان تو ایک تمہید ہی تھا۔ ایک اور مصیبت زدہ کا حال میں آپکو سنانا چاہتا ہوں جسکے ساتھ حضرت ایوب کا سا ماجرا گذرا ہے۔ وہ ہمارے عزیز برادر مسٹر ولسن ہیں جو پٹھان کوٹ میں انجیل کے خدمت گذار ہیں۔ شان الٰہی ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا؛

اگرچہ سمجھ میں نہیں آتا۔ مگر ہم یہہ جانتے ہیں۔ کہ یہہ سب باتیں ملکر خدا کے پیار کرنے والوں کو فائدہ بخشتی ہیں ہے شکر کی جگہ کہ شکایت نہیں مجھے۔ اے باپ تیرا جلال ظاہر ہو؛

چند سال کا عرصہ گذرا کہ مسٹر ولسن کا ایک بیٹا بعمر ۲۰ سال خوبصورت جوان بیرنگ ہائی سکول بٹالہ میں پڑھتا تھا۔ چند روز بیمار رہکر اپنے خداوند کے پاس پہنچ گیا۔

بہت عرصہ نہ گذرا تھا کہ اُنکا بڑا بیٹا جان ولسن ہیڈ ماسٹر مجیٹھہ مشن سکول بعارضہ نمونیا اس دنیا سے خلاص ہو کر اپنے آسمانی باپ کے ہاں جا رہا۔ آفریں باد بریں ہمت مردانۂ تو۔ اس جوان کے دو نابالغ لڑکے اور ایک بیوہ رہ گئی؛

ابھی بہت عرصہ نہ گذرا تھا کہ دوسرا بیٹا میڈیکل کالج کے امتحان میں فیل ہو گیا جس کا سخت صدمہ گذرا۔ ابھی یہہ واقعات تازہ ہی تھے کہ گذشتہ سال خود مسٹر ولسن کو دو دفعہ سخت ہیضہ ہو گیا جبکہ پٹھانکوٹ میں ہیضہ کا زور تھا۔ مگر مسٹر ولسن تو عجیب سخت جان تھے۔ کہ ہیضہ اُنکا کچھ نہ بگاڑ سکا باخدا نے اور صدمات دیکھنے کے واسطے اُسکو زندہ رکھا؛

پھر مسز ولسن بیمار ہو گئی۔ اور ایسی بیمار ہوئی۔ کہ کئی ماہ چارپائی پر پڑے گذر گئے۔ اور آخر گذشتہ نومبر میں اس دنیا سے چل دیں۔ نہایت نیک بخت اور صابر عورت تھی۔ اُس کے صبر کی کہانیاں اگر کوئی سنے تو جانیگا۔ کہ یہہ قوت سوائے مسیحی کے کسیکو حاصل نہیں ہو سکتی؛

اس واقعہ کو ہنوز دو ہفتہ بھی نہ گذرے تھے۔ کہ مسٹر ولسن کی جوان بیٹی جو کہ اکیلی بیٹی تھی۔ جو نہایت خوبصورت۔ خوب سیرت۔ ۱۵-۱۶ سال کی عمر ابھی اسی سال پرائمری پاس کی تھی۔ اور مڈل میں پڑھتی تھی ناگاناً دنیا سے خلاص ہو گئی۔ ماں کا ساتھ دیا۔ اللہ رے تیری شان؛

ان تمام صدمات کے سہنے کے واسطے مسٹر ولسن ہنوز زندہ ہیں۔ مسٹر ولسن کی مرحوم صاحبزادی مریم عجیب باحیا۔ نیک طینت۔ نیک سیرت۔ پُر محبت۔ ہمدرد۔ لڑکی تھی۔ صورت میں بھی بہت حسین لڑکیوں کی باعث رشک تھی بعض کہتے ہیں کہ پلنگ سے گر گئی۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ ماں کے غم میں دنیا کو چھوڑ گئی تاکہ ماں کے ساتھ رہے۔ یہہ صدمات ہیں۔ جو چند عرصہ میں بھائی ولسن پر پڑے۔ امید ہے کہ یہہ تمام صدمات برادر ولسن کو آسمان کا ساکن بنا دینگے اب دنیا اُن کے سامنے اندھیر ہو گئی۔ ایسی حالت میں بہت لوگ خودکشی کر جاتے ہیں۔ مگر یہہ صرف مسیحی صبرو برداشت ہے۔ کہ ہوش و حواس بجا رہتے ہیں۔ اور خدا کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔ اگر خدا ہی مدد نہ کرے۔ تو ایسے دکھوں میں پاگل ہونے میں کیا شک ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمارے مصیبت زدہ بھائی کو صبر و تسلی عطا فرماوے نورافشاں کے سب مسیحی ناظرین اُنکے واسطے دعا کریں۔ ع۔ط

خداوند مسیح کے جی اُٹھنے کا تواریخی واقعات سے ثبوت

(۳) خداوند مسیح کا خود اس امر پر شہادت دینا کہ میں مارا جاؤنگا اور پھر جی اُٹھونگا۔ متی ۱۶ باب ۲۱ آیت میں ہمارے خداوند نے فرمایا۔ اسوقت سے یسوع اپنے شاگردوں کو خبر دینے لگا کہ ضرور ہے کہ میں یروشلم کو جاؤں اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے بہت دکھ اٹھاؤں اور مارا جاؤں اور تیسرے دن جی اُٹھوں۔ پھر لوقا ۲۴ باب ۴۶ میں یہہ مرقوم ہے۔ اور یوں ہی ضرور تھا کہ مسیح دکھ اُٹھاوے اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھے؛

مندرجہ ذیل امور اُس کے بیان کی صداقت ظاہر کرتے ہیں۔ (الف) کہ وہ راست گو تھا جیسا لکھا ہے کہ اُس کے مونہہ میں کبھی چھل بل پایا نہ گیا پھر اُس نے فرمایا۔ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ (ب) جب وہ خود اوروں کو اپنی قدرت سے جلاتا تھا تو کیوں آپ کو جلا نہ سکتا۔ اُس نے آپ ہی فرمایا زندگی میں ہوں۔ (ج) اُنکی تمام عجیب و پاکیزہ زندگی اُسکے بیان کی صداقت کا اظہار کرتی ہے۔ اُس نے خود ہی فرمایا۔ کون تم میں سے مجھہ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے۔ پھر جسکی شان میں یوں مرقوم ہے۔ کہ ساری چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا کی گئیں۔ اور پھر یہہ کہ اُس کے لئے پیدا کی گئیں؛

رقم پادری غلام مسیح مین پوری

اول درجہ کے جنگی جہاز میں ۸۰ ٹن رسی باندھنے کے کام میں آتی ہے جسکی قیمت ۳ ہزار پونڈ یا ۴۵ ہزار روپیہ سکہ ہندوستانی ہوتی ہے؛ (راز ترقی)

اور بادیہ موقوف کریگا"۔ اور اُس نجات دینے والے کی پیدائش کا مکان میکا پیغمبر کی پانچویں فصل کی دوسری آیت میں ایسا بیان ہوا ہے کہ "اے بیت الحم افراتا باوجودیکہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے میرے لیئے وہ شخص نکلیگا جو اسرائیل میں حکومت کریگا اور اُس کا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے"۔ اور پھر وہ نجات دینے والا ایک کنواری عورت سے پیدا ہوگا چنانچہ اُسکی بابت یشعیاہ پیغمبر نے ۷ باب ۱۴ آیت میں فرمایا ہے کہ "خداوند آپ تمکو ایک نشان دیگا۔ دیکھ وہ کنواری پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام عمانوئیل رکھیگی"۔ اور عمانوئیل عبرانی لفظ ہے اُس کے یہہ معنی ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ اور اُس نجات دینے والے یعنی مسیح کی تعلیم و فروتنی و رنج و موت کی بابت جو اُس نے آدم زاد کی نجات کے لئے اپنے اوپر قبول کی پیغمبروں نے اپنی کتابوں میں ایسی خبر دی ہے چنانچہ یشعیاہ نبی مسیح کی تعلیم کی بابت اپنی کتاب کی ۴۲ باب ۱ سے ۴ تک خدا کیطرف سے کہتا ہے کہ "دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالونگا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روح اُسپر رکھی وہ قوموں پر راستی ظاہر کریگا وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نہ کریگا اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سناویگا وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑیگا اور سن کو جس سے دھواں اُٹھتا ہے نہ بجھائیگا جب تک کہ راستی کو امن کے ساتھ ظاہر نہ کرے وہ نہ گھٹیگا اور نہ تھکیگا جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کرے اور جزیرے اُسکی شریعت کے منتظر ہوویں"۔ اور پھر مسیح اور اُسکی تعلیم کی بابت یشعیاہ نبی نے ۶۱ باب ۱ سے ۳ تک کہا ہے کہ "خداوند خدا کی روح مجھ پر ہے کیونکہ خداوند نے مجھے مسیح کیا تاکہ میں حلیموں کو بشارتیں دوں اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں دل شکستوں کو دلاسا دوں اور اسیروں کے لئے رہائی اور بندھؤں کے لئے زندان سے نکلنے کی منادی کروں کہ خداوند کے مقبول سال کا اور ہمارے خدا کے انتقام کے روز کا اشتہار دوں تاکہ وہ سب جو غمزدہ ہیں تسلی پذیر ہوویں کہ صیہون کے غمزدوں کو دوں کہ ان کو راکھ کے بدلے جوبن اور نوحے کی جگہ خوشی کا روغن اور غمگین طبیعت کے عوض ستائش کا خلعت

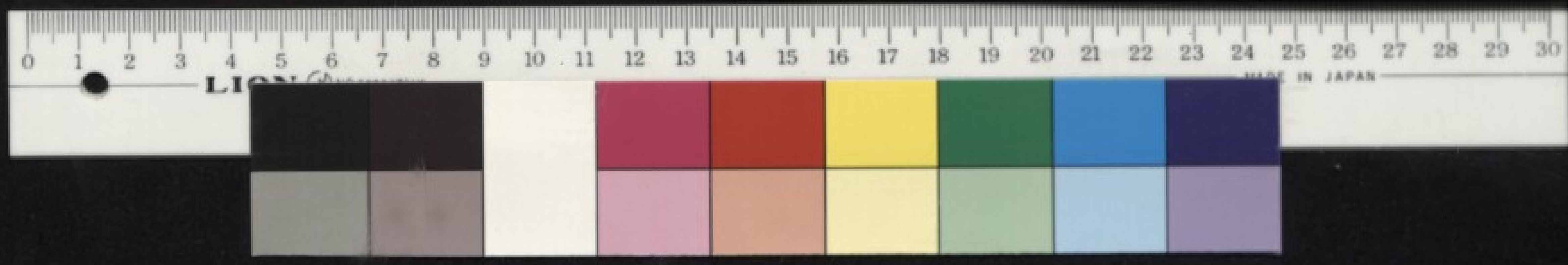
سزا سے اپنے تئیں چھڑا سکے پس اگر کوئی ایسا نجات دینیوالا نہ ملے جو آدمی کو گناہ کی سزا سے نجات بخشے اور آدمی کے واسطے گناہ کا کفارہ حاصل کرے تو خدا کا غضب ہمیشہ آدمی پر رہیگا اور وہ ہمیشہ خدا سے جدا رہ کر ابدی ہلاکت میں پڑیگا۔ لیکن ایسا نجات دینیوالا جو گنہگاروں کیلئے ایک ایسا کفارہ و فدیہ عمل میں لاوے کہ عادل و مقدس خدا کا مقبول اور سب کی خلاصی اور نجات کا باعث ہو چاہئے کہ اس طرح کا نجات دینیوالا آدم زاد کی قسم سے نہ ہو کیونکہ آدمی سب کے سب گنہگار ہیں سو گنہگار گنہگار کو کس طرح سے نجات دے سکیگا اور ۴۹ زبور کی ۷ ویں آیت میں بھی صاف بیان ہوا ہے کہ کسی کی مجال نہیں کہ اپنے بھائی کا فدیہ یا اس کا کفارہ خدا کو دیوے کہ اُن جانوں کا فدیہ بھاری ہے یہہ ابد تک ادا نہ ہوگا۔ پس لازم آیا کہ وہ نجات دینے والا بیگناہ و پاک اور کامل و مقدس ہو یہاں تک کہ آدمی سے برتر و اعلیٰ ہو اور ایسا نجات دینیوالا جو ایسے مرتبہ اور صفتوں میں ہو کہ گناہ کا کفارہ اور نجات حاصل کرنا اُسے ممکن ہے انجیل میں بیان ہوا اور بتایا گیا اور وہ یسوع مسیح ہے اور انجیل میں صاف کہا ہے کہ یسوع مسیح نے اپنی نیکی اور کمال و ثواب اور موت کے سبب عادل و مقدس خدا کے سامنے ایسا کفارہ اور قربانی گذرانی ہے کہ خدا اُس کے سبب بندوں کے تمام گناہوں سے درگذرتا اور اپنی رضامندی اُس کے شامل حال کرتا ہے۔ ابدی اور مقدس درجہ خدا کا ہمیشہ شکر ہو جس نے اپنی بیحد رحمت و محبت و شفقت کے سبب اپنی خلاصی و نجات یسوع مسیح کے ذریعہ سے گنہگاروں کے لئے مقرر کی ہے ۔

نجات دہندہ خداوند مسیح ہی ہے اُس نجات کی بابت جو خدا نے اپنی مصلحت اور مہربانی کے سبب ازل سے برقرار کی ہے پیغمبروں کی معرفت ابتدا سے خبر دی اور ظاہر کر دیا کہ یہہ نجات دینیوالا کس فرقہ اور کس خاندان سے اور کس وقت اور کس طرح آوے گا اور اُس کا کیا مرتبہ ہوگا اور کس راہ سے نجات کو حاصل کریگا چنانچہ وہ لوگ جو یسوع مسیح سے پہلے دنیا میں تھے اور اُن وعدوں سے جو اُس کے حق میں دیئے



گئے خبردار تھے اُس آنیوالے اور اُس نجات کیواسطے جو اُس کے وسیلے حاصل ہونیکو تھی بہت خوش اور امیدوار تھے اور ہمارے پہلے باپ یعنے آدم کو اُس نجات دینیوالے کی بابت جو خدا کی طرف سے اِس طرح خبر دی گئی کہ وہ ایسا شخص ہوگا کہ سانپ کے یعنی شیطان کے سر کو کچلیگا حاصل مطلب یہہ ہے کہ وہ آنیوالا نجات دہندہ آدمیوں کو شیطان اور گناہوں سے نجات دیگا جیساکہ موسیٰ کی پہلی کتاب کی ۳ فصل کی ۱۵ آیت میں لکھا ہے کہ میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور اُسکی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگا اور تو اُسکی ایڑی کو کاٹیگا۔ اور پھر اُس نجات دینے والے کی بابت خدا نے ابراہام سے وعدہ کیا کہ تیری نسل سے ایک ایسا بزرگ شخص پیدا ہوگا کہ اُس کے سبب دنیا کی تمام قومیں برکت اور نجات پاوینگی جیساکہ موسیٰ کی پہلی کتاب کی ۲۲ فصل کی ۱۸ آیت میں لکھا ہے کہ تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پاوینگی۔ اور ابراہام کی اُس نسل سے جس کے سبب زمین کی ساری اُمتیں برکت پاوینگی مسیح مراد ہے چنانچہ انجیل سے یعنی گلتیوں کی ۳ فصل کی ۱۴ و ۱۶ آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ اور پھر خدا نے اِسی نجات دینے والے کی بابت موسیٰ کو خبر دی ہے کہ وہ بڑا پیغمبر ہوگا کہ خدا اُسکو بنی اسرائیل کے فرقے سے ظاہر کریگا اور وہ خدا کے حکم اور طریق لوگوں کو سکھلا دے گا جیساکہ موسیٰ کی پانچویں کتاب کی ۱۸ فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیتوں میں لکھا ہے کہ میں اُن کے لئے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اُس کے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھہ میں اُسے فرماؤنگا وہ اُن سے کہیگا اور ایسا ہوگا جو کوئی میری باتوں کو جنہیں میرا نام لیکے وہ کہیگا نہ سنیگا تو میں اُس سے مطالبہ کرونگا۔ اور پھر خدا نے داؤد پیغمبر کو جتایا ہے کہ یہہ نجات دینے والا تیری اولاد سے ظاہر ہوگا اور وہ ہمیشہ بادشاہی کریگا جیساکہ دوسرے سموئیل کی ۷ فصل کی ۱۲ و ۱۳ آیتوں میں مرقوم ہے کہ جب تیرے دن پورے ہونگے اور تو اپنے باپ دادوں کے ساتھہ سو رہیگا تو میں تیرے بعد تیرے تخم کو جو تیری صلب سے ہوگا برپا کرونگا اور اُسکی سلطنت کا بندوبست کرونگا اور وہ میرے نام کا

ایک گھر بناویگا اور میں اُسکی سلطنت کا تخت ابد تک قایم کرونگا۔ اور اِسی کی بابت یرمیاہ کی ۲۳ فصل کی ۵ و ۶ آیتوں میں بھی ذکر ہے کہ دیکھہ وہ دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں داؤد کے لئے صادق شاخ اُٹھاؤنگا اور بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور عدالت و صداقت زمین پر کریگا اُس کے دنوں میں یہودا نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی میں سکونت کریگا اور اُس کا نام یہہ رکھا جائیگا خداوند ہماری صداقت اور پھر اُس نجات دینے والے کے حق میں خدا کیطرف سے یشعیاہ نبی کو الہام ہوا جیساکہ اُس نے ۹ فصل کی ۶ و ۷ آیتوں میں بیان کیا ہے کہ ہمارے لئے ایک فرزند تولد ہوتا اور ہمکو ایک بیٹا بخشا جاتا اور سلطنت اُس کے کاندھے پر ہے اور وہ اِس نام سے کہلاتا ہے عجیب مصلح خدائے قادر ربّ ابدیّت شاہ سلامت کہ سلطنت کا اقبال اور سلامت کا دوام داؤد کے تخت پر اور اُسکی مملکت پر ہووے کہ وہ اُس کا بندوبست کرے اور اب سے ابد تک عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشے رب الافواج کی غیوری یہہ کریگی۔ اور پھر یہہ کہ اُس نجات دینے والے کے ظہور کا وقت یعقوب نے توریت میں یعنی موسیٰ کی پہلی کتاب کی ۴۹/۱۰ آیت میں ذکر ہے کہ نہ حکومت یہوداہ سے نہ عصا اُس کے پاؤں سے جاتا رہیگا جب تک سیلا یعنے مسیح نہ آوے اور قومیں اُسکی فرمانبردار ہونگی۔ اور اِسی مطلب کی بابت خدا نے دانیال پیغمبر کی کتاب ۹/۲۴ و ۲۷ آیتوں میں دانیال پیغمبر کو فرمایا ہے کہ ہفتاد ہفتے تیری قوم پر اور تیرے مقدس شہر پر شرارت بند کرنے کو اور خطاؤں پر ختم کرنیکو اور گناہ کا کفارہ کرنیکو اور صداقت ابدی پہنچانے کو اور رویات اور انبیا کا ختم کرنیکو اور قدوس القدوسین کا مسح کرنے کو معین کئے گئے ہیں سو تو بوجھہ اور سمجھہ کہ یروسلم کے پھر آنے اور بنانیکا فرمان نکلنے سے المسیح الامیر تک ہفت ہفتے ہیں اور باسٹھہ ہفتے بازار اور چوک پھر آیا اور بنایا جائیگا پر تنگی کے دنوں میں اور باسٹھہ ہفتے کے بعد مسیح منقطع کیا جائیگا اور اُس کا کچھہ نہیں اور لوگ اُس امیر کے جو چڑھہ آویگا شہر اور مقدس کو مسمار کرینگے اور اُسکی اخیر سیلاب میں ہوگی اور اخیر تک لڑائی خرابیوں کا حکم ہے اور ایک ہفتہ عہد بہتیروں سے ثابت کریگا اور اُس ہفتہ کا آدھا بیچ



مراسلات

فصاحت قرآن ۔ اب ان تینوں شرایط کو نظر رکھہ کے قرآن شریف کی تحدی پر غور کرو تاکہ تم پر اُس کے معجزہ ہونے یا نہونے کا راز منکشف ہوجائے بنا بر شرط اول قرآن شریف کی یہہ تحدی کہ میں فصاحت و بلاغت کے اعلی درجہ تک پہنچا ہوا ہوں اور اس لئے بے مثل ہوں اور چونکہ بے نظیر ہوں لہذا من جانب اللہ ہوں کسی عقل کے نزدیک تمسک و استدلال کے قابل نہیں ہے کیونکہ اس فن کے علماء خوب جانتے ہیں کہ فصاحت و بلاغت امر اکتسابی ہے جو کہ کسبا حاصل ہوسکتی ہے پس جو چیز کسبی ہو وہ معجزہ نہیں ہے۔ لہذا قرآن معجزہ نہیں ہے۔

بنا بر شرط دوم قرآن شریف کی تحدی ہی غلط ہے کیونکہ فصاحت و بلاغت صنائع و بدائع سے متعلق ہے اور صنائع و بدائع کے لئے کوئی حد معین مقرر نہیں ہے لہذا وہ امر مبہم ہے اور امر مبہم پر دعوٰی کرنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص زمین کے کسی حد پر میخ گاڑدے اور کہے کہ یہی زمین کا مرکز ہے اگر کسی کو شک ہو تو ثابت کرے۔ پس جیسا کہ اس شخص کا دعوٰی چیز مبہم ہو کر باطل ہے اسی طرح قرآن شریف کی یہہ تحدی بھی ہے ؏

بنا بر شرط سوم بھی قرآن شریف معجزہ نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ فصاحت و بلاغت تمام مخالفین کے لئے حجت نہیں ہوسکتی اگر ہو بھی سکے تو صرف اُن لوگوں کے لئے جو کہ علوم عربی سے کما ینبغی واقف ہوں مگر جنکو کہ علم عربی سے مس نہیں ہے اُن پر اُس کی حجت کیونکر پوری ہوسکتی ہے پس کیونکر وہ اسکو معجزہ تسلیم کرینگے۔ اور کہینگے کہ فی الحقیقت قرآن شریف بے مثل و بے نظیر ہے۔ بالفرض اگر کوئی شخص چین میں جاکر قرآن شریف کو خوب ترتیل سے تلاوت کرے اور کہے کہ یہہ معجزہ ہے کیونکہ لاثانی ہے اب اہل چین جو کہ علوم عربی سے بالکل بیخبر ہیں۔ کسطرح اُس کو معجزہ یا لاثانی قبول کرینگے۔ باقی آیندہ۔

راقم سلطان محمد از کانپور

بخدمت حکیم محمد مہدی صاحب لکھنوی

التماس مرقومہ والا بذریعہ نورافشان مجریہ ۹ ماہ دسمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۹ بنام نہاد جواب سوال مندرجہ نورافشان مطبوعہ ۴ ماہ نومبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۷ بمعاینہ درآمدہ لکن امرے کہ نوشتہ شمان آن ہدایت و راہنمائی و عدم تحریران بقول محمد صاحب ضلالت جمیع امت محمدیہ بود و میباشد بدستور مستور است ایمنے ہیچکلام اسم موسومہ نمودند کہ او کدام امر بود و لسند قرآن و یا حدیث صحیح تابع نیست کہ قبل از درخواست اسباب کتابت بالجد ازان علی ابن ابیطالب صحیفہ ہذا بود و اندران صحیفہ چہ مندرج بود و برائے خفیہ داشتن نزد خود و یا مشتہر کردن بجمیع امت میبود اگر برائے خفیہ داشتن بود و علی او نزد خود خفیہ کرد پس فقط یک کس علی ابن ابیطالب فائض گردیدہ و دیگر ہیچکدام کس فیضیاب نشد و از گرداب ضلالت بساحل روشنی جلال الہی نرسیدہ و اگر برائے مشتہر کردن بود و مشتہر کرد تا ہمان صحیفہ نزد ہر کسیکہ موجود باشد عاریتاً برائے معاینہ عنایت فرماید درصورت دیگر اسم ہمان امر مذکور بظاہر سابقہ و از سند ثبوت او نیز نشان دہد کہ تسلی گردد ؏

واضح نمیکہ شامل جواب مرقومہ مذبورہ زیر قلم آوردند از ظہور او نشان غصہ و تعصب بظہور میرسد تاہم قطع نظر از ان اولاً جواب نرمگی خود را باتمام رسانند بعد ازان تشفی جناب کردہ خواہد شد والسلام علے اتباع السلام ؏

رقیمہ

برخوردار خان از مشن ہسپتال کوئٹہ

اشتہار ۔ ٹائپ نویسی۔ اختصار نویسی۔ بک کیپنگ و طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جسمیں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کے لئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے۔ مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہوسکتے ہیں ؏

پرنسپل۔ سی۔ بی۔ ہائی۔ سکول۔ لودیانہ۔

مشن سکول شادیوال کا سالانہ امتحان مسیحی ناظرین کی دعاؤں کا جواب اور شادیوال مشن سکول کی خوش نصیبی ؏

واضح ہو کہ یہہ سکول اسکاچ مشن نے مڈل بورڈ گجرات پنجاب سے یکم جنوری ۱۹۰۹ء کو لیا تھا۔ اور میں ناظرین سے بندہ نے بمنت و سماجت درخواست کی ہوئی تھی کہ اس سکول کے واسطے دعا کی جاوے تاکہ سال آیندہ کا امتحانی نتیجہ عمدہ نکلے۔ اب بندہ دعاگوؤں کو خوشخبری سناتا ہے کہ جنکی دعاؤں سے یہہ سکول سالیانہ امتحان میں کامیاب نکلا۔ چنانچہ اس کا بہتر اور عمدہ ثابت ہونا خداوند یسوع مسیح کی مدد و برکت سے تھا کیونکہ خداوند اپنے کلام میں ارشاد کرتے ہیں کہ جو کچھ تم میرا نام لیکر باپ سے مانگوگے ویسا ہی تمہارے لئے ہوگا۔ اے مہربان ناظرین آپ صاحبان کو یہہ خوشی مبارک ہو کاشکہ آپ کی باقی ماندہ امیدیں بھی برآویں آمین ثم آمین ؏

آمدم برسر مطلب ۔ ۱۱ جنوری ۱۹۱۰ء کو اس سکول کا امتحان پنڈت تیلورام صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ راولپنڈی نے لیا۔ ۱۰ بجے صبح امتحان کا آغاز ہوا اور چار بجے شام کو اختتام اثنائے امتحان میں بابو دیدار سنگھ صاحب جو کہ اسسٹنٹ منیجر آف سکول تھے آموجود ہوئے ؏

انسپکٹر صاحب نے بڑے تپاک سے ٹھیک ہینڈ کیا اور باعزت بٹھایا حتی کہ راے بک میں بھی لکھہ کر بابو صاحب موصوف کا شکریہ اور مہربانی ادا کی ؏

جونیر سپشل میں سات طلبہ تھے اور وہ ساتوں ہی پاس ہوئے ؏

جماعت پنجم میں گیارہ طلبہ تھے جنمیں سے آٹھہ پاس اور تین فیل ہوئے ؏

باقی پہلی جماعت سے چہارم جماعت تک کا بھی نتیجہ خاصہ رہا ۔

انسپکٹر صاحب نے اپنے لاگ بک میں ہر ایک ٹیچر کی نسبت جہانتک لکھی عمدہ لکھی ہے ۔ اِس سکول کی پڑھائی چھ ماہ کی تھی کیونکہ دو ماہ تک تو مدرسہ بباعث طاعون کی بیماری کے بند رہا تھا ۔ بعد ٹیچروں کی تلاش میں کچھ عرصہ صرف ہوا ۔ دیگر جماعت پنجم کا اُستاد متواتر دو سہ دفع حدت بخار میں مبتلا رہا گویا بلا مجالہ کہ نتیجہ چھ ماہ کی پڑھائی کا یہہ ظاہر ہوا ۔ انسپکٹر صاحب نے اثنائے گفتگو میں یہہ انگریزی فقرہ کہا (much better than Gujrat)

اور پھر یہہ کہا کہ جہاں جہاں میں نے امتحان لیا ہے اُن جگہوں سے شادیوال کا سکول بہت اچھا ہے جن لوگوں نے انسپکٹر صاحب کے بارے میں بڑی افواہ مشہور کی ہوئی ہے کہ بہت سخت امتحان لیتے ہیں اور بڑی سختی سے ٹیچروں کے ساتھ پیش آتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ بالکل غلط و لغو ہے ۔ وہ اسجگہ پر لڑکوں اور اُستادوں کے ساتھ بڑی حلیمی و خاکساری سے پیش آئے جس کا بیان کرنا قلم کو یارا نہیں ۔ فلہٰذا یارب چشم خورش پرہیز از آسیب چشم بدش ٭

الراقم

قاضی اسمٰعیل خان واعظ انجیل

اشتہار ۔ میں ایک موضع جس کا نام محمد پور ہے واقعہ تحصیل سرسہ ضلع حصار جس کی کل اراضی تعداد لہ ۱۱ بیگہ ۵۰ بسوہ ساڑھے سترہ ہزار بیگہ کی ہے ۔ فروخت کرنا چاہتا ہوں جن صاحبان کو خریدنا اراضی مذکورہ کو ہو وے وہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت کل حال دریافت کر سکتے ہیں ٭

المشتہر

سیٹھ رام سہائی مل ولد رکھی کیش گیڈی والہ مقام شہر سرسہ بازار چاندنی چوک

ریویو آف ریلیجنز ط ۱۱ جلد نومبر ۔ مرزا کا بیالکوٹی لکچر صفحہ ۳۷۱ ۔ خدا وتر ہے اور وتر کو دوست رکھتا ہے ٭

وتر عربی لفظ ہے جس کے معنی طاق کے ہیں اور طاق محاورہ میں ایک کبھی نہیں ہوتا ۔ ۳ ۔ ۷ ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۱ وغیرہ طاق عدد ہیں اگر خدا وتر ہے ۔ تو وہ طاق ہے ۔ تو واحد کیسے ہوا ۔ بہو تاثُ ثابت ہے ۔ اِس صورت خدا کا وتر کو دوست رکھنا ثابت ہو پھر تو محمد صاحب کو خدا کے ساتھ نہیں ملا سکتے جیسا کہ محمدی کلمہ میں ہے ۔ اسطرح خدا طاق نہیں جفت ہوگا ۔ اور خدا جفت سے دوستی نہیں رکھتا ۔ یوں کلمہ ناجائز ہے ٭

اِس لکچر کے آخر میں صفحہ ۲۹۸ و ۲۹۹ کے درمیان مرزا صاحب مان گئے ہیں ۔ کہ آتھم اور احمد بیگ کی پیشگوئی لفظی طور پر پوری نہیں ہوئی ۔ آپ فرماتے ہیں کہ نبیوں کی پیشگوئی میں بھی ایسا ہوتا رہا ہے حضرت محمد کا بھی اجتہاد حدیبیہ کے متعلق صحیح نہیں نکلا تھا پھر کہتے ہیں کہ وعید کی پیشگوئیوں میں خدا پر فرض نہیں کہ انکو ظہور میں لاوے ۔ واہ مرزا صاحب ۔ آپنے تو خوب اپنے جھوٹ میں خدا کو ساتھی بنا رہے ہیں آپ کے گرد حضرت محمد نے بھی زینب کے معاملہ میں ایسا ہی کیا ۔ خیر ہمیں اِس سے کچھ واسطہ نہیں ۔ آخر آپ مان تو گئے کہ آتھم صاحب کے متعلق پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور یہہ پیشگوئی آپکی صریح جھوٹ نکلی ۔ کیونکہ آپکی موت کی میعادی پیشگوئی تھی ۔ آتھم صاحب زندہ رہے ۔ اسمیں کوئی اور حصہ تھا ہی نہیں جو پورا ہوا ہو ۔ جیسا احمد بیگ کے متعلق کہ وہ مرگیا ۔ اور داماد جیتا رہا ۔ مرنا تو داماد کو چاہئے تھا کہ آپکو اسکو جورو ملتی ۔ اور وہ بفضلہ تعالیٰ ابتک زندہ ہے ۔ اور ابھی تک آپ ع پیرے کہ دمے عشق زند بس غنیمت است کے مصداق ہو رہے ۔ آپکا تو نکاح آسمان پر ہو چکا تھا ۔ قاضی بھی جھوٹا نکلا ۔ اور آپ بھی علیٰ ہذالقیاس ٭

خیر ہم خوش ہیں کہ مرحوم آتھم صاحب کے متعلق آپ کسی قدر نور راستی پر آئے ٭

کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

مجھے تعجب معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اسقدر آپ لن ترانیاں لگ رہے ہیں ہانک رہے ہیں کچھ تو اپنے جھوٹ پر شرم کھائی جائے گورداسپور والے مقدمہ میں کسقدر آپنے جھوٹ بولا مگر صاف بری ہونگے ۔ اور پانسو روپیہ ایک اور ۲۰۰ روپیہ ایک گورنمنٹ کی نذر کر چکے ۔ اِس بات کا ذکر ہی آپنے چھوڑ دیا مرزا صاحب آپ نے زندگی کی راہ چھوڑ دی ہے موت کی راہ اختیار کی یہہ خطرناک ہے ۔ افسوس کہ آپنے

جام آب زندگی از دست جان انداختہ

راقم واعظ

واقعات اور خبریں

ایک چالاک سادھو اور ہندوؤں کی عقل ۱۴ دسمبر کو ایک سادھو نے جو خانپور جھوٹا پور کی دھرم سالہ میں پانچ چار ماہ سے رہتا ہے ۔ صبح ہی اپنے ایک چیلے اور پانچ چار آدمیوں کے روبرو بیان کیا ۔ کہ آج ہم ضرور مر جاوینگے ۔ چنانچہ سادھو نے کفن بھی منگا لیا ۔ اور اشنان کرکے ایک نئی کفنی پہن لی اور ایک سفید صافہ سر پر باندھ لیا اور کفن ایک تخت پوش پر بچھا کر اُس پر آسن لگا کر بیٹھ گیا ۔ اور دو شخصوں کو موضع دھوتان کو روانہ کیا ۔ کہ وہاں سے سندر سنگھ نمبردار گستی بابا کو بلا لاویں ۔ اُن سے ملاقات کرکے پھر ہم اپنے جسم کو تیاگ دینگے ۔ اِس سے قصبہ میں شور مچ گیا اور ہندو مسلمان جوق در جوق جمع ہونے لگے ۔ دم کے دم میں مرد و زن کا جم غفیر جمع ہو گیا ۔ پاس ہی ڈھولک دلّٹھوری کے ساتھ راگ ہونے لگ گیا اور سادھو کے آگے پیسے دونیاں چونیاں اور بتاشے چڑھنے لگ گئے ۔ سادھو مذکور بتاشے تو لوگوں کی طرف بطور پرشاد پھینکتا جاتا تھا ۔ اور مال نقد اپنے پاس جمع کرتا تھا ۔ دو ایک گھنٹہ محرر چونگی سے بحث ہوتی رہی ۔ مضمون زیر بحث جو پر پھیلوڑے ۔ سو کرتے تھا شام تک میلہ لگا رہا ۔ اور جب شام کے وقت چند آدمیوں



اور کنسٹیبلان پولیس نے پوچھا۔ کہ باواجی کرپا کرکے شریر تیاگنے کا وقت بتلادیں۔ تاکہ تھانہ پولیس میں رپوٹ کردی جائے۔ تب آپ نے جواب دیا کہ ہم ابھی نہیں مرینگے ہماری عمر سو سال کی ہے۔ اِس لئے سو سال پورے کرکے پران تیاگیں گے۔ اِس پر لوگوں نے پوچھا۔ کہ آپ نے صبح سے یہہ پاکھنڈ کیوں رچایا ہوا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ کل سرائے میں سنگھ سبھا نے میلا جمع کیا تھا آج ہم نے کرلیا۔ (دوآبہ)

ہندوستانی غریب تو چال اور فریب کے لئے مشہور ہوگئے ہیں لیکن انگریزیسی شریف بہادر ایماندار قوم کہلانے اور ہندوستان میں اگر بہشت کے مزے لوٹنے والی بھی دھوکہ بازی اور دغابازی کی ایسی چال کھیل جاتی ہے کہ الاماں۔ مگر یہہ بات ضرور ہے کہ انگریز بڑے ہیں اور بڑی تنخواہیں پاتے ہیں۔ بڑے عہدوں پر ممتاز ہوتے ہیں۔ بڑے عیش و آرام سے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اُنکی دھوکے بازی بھی بڑی ہونی چاہئے اور اُنکو دھوکا بھی بڑے ہی لوگوں کو دینا چاہئے۔ چنانچہ یہاں ایسا ہی ہوا۔ فوجی رسالہ نمبر ۲ کے بڑے رسالدار مسٹر ادبل خان کو بڑا دھوکہ ہوا۔ اِن کے پاس ایک انگریز بھاری بھرکم پوشاک پہن کر گیا اور اپنے کو باڈی گارڈ کا بڑا رسالدار ظاہر کیا ادبل خان اِس مصنوعی بڑے رسالدار کے چنگل میں پھنس گئے مصنوعی بڑے رسالدار نے خان بڑے رسالدار سے یوں کہا کہ میں کلکتہ کیطرف کوچ کرونگا۔ میرے پاس روپیہ کا توڑا ہوگیا ہے وجہ اسکی یہہ بتلائی کہ میرا ایک بڑا بکس کسی بڑے چور نے ریل پر سے گمادیا اُسمیں ۲۵۰ روپیہ نقد تھا۔ اب آپ مہربانی کر ۲۵۰ روپیہ نقد اپنے پاس سے دیدیجئے میں کلکتہ پہنچکر فوراً روانہ کردونگا۔ چونکہ میں گھوڑے خریدنے جاتا ہوں۔ میں پہنچتے ہی بڑے کرنل صاحب سے روپیہ منگادونگا میں ہیں بڑے کرنل صاحب سے روپیہ تو یہاں ہی بیٹھے منگوا سکتا ہوں۔ لیکن یہہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے اسواسطے میں مانگنا نہیں چاہتا بڑے رسالدار ادبل خان اُسکی زبانی چیٹ پٹا بٹ اُسکی ظاہر الشائستت سے آنشی پر چڑھ گئے مصنوعی بڑے رسالدار نے اپنی چالی باتوں سے ایسی ادبل خان کی آنکھوں میں دھول ڈالی کہ ساری رسالہ کی ملازمت کی تجربہ کاری دھری رہ گئی۔ اور انہوں نے بغیر سوچ بچار کے ۲۵۰ روپیہ کی تھیلی جعلی رسالدار کے حوالہ کردی جعلی رسالدار صاحب عیاروں کے گرو گھنٹال ٹیک ہینڈ کرتے کرتے چمپت ہوگئے۔ اور مزے سے ۲۵۰ اینٹھ لے گئے۔ اب ادبل خان بڑے رسالدار کو بڑا دھوکا کھانے کا حال معلوم ہوا۔ اور اپنے دل میں بڑا پچھتاوا کررہے ہیں کہ ہائے اُس کمبخت نے میری آنکھوں میں ایسی زبانی خاک جھونکی کہ میں اندھا ہوگیا اور جھٹ ۲۵۰ کی یکمشت رقم ہاتھ میں دیدی کہاجاتا ہے کہ اِس جعلی انگریز نے کئی دفعہ رسالے والوں کو ایسا ہی چلما دیا ہے۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب دیگر رسالہ والونکو اِس جعلی انگریز سے ضرور خبردار ہونا چاہئے۔

(ہندوستانی)

حواس کسطرح سوتے ہیں۔ اِس بات کا پتہ لگایا گیا ہے کہ نیند کے شروع شروع میں سارے حواس یکدم سے نہیں سوجاتے بلکہ یکے بعد دیگرے اُنپر غشی کی حالت طاری ہوجاتی ہے اور تب وہ باری باری سے نیند کے غلبہ سے مغلوب ہوتے ہیں۔ بصارت پلکوں سے ڈھکے ہونیکی وجہ سے سب سے پہلے غافل ہوتی ہے اور حواس اُس وقت تک کام کرتے رہتے ہیں۔ بصارت کے بعد ذائقہ سکوت کی حالت میں آتا ہے۔ اور اُس کے احساس کی قوت غائب ہوجاتی ہے۔ اِس کے بعد قوت شامہ غافل ہوجاتی ہے تب سامعہ پر نیند کی حالت کا غلبہ ہوتا ہے۔ سب سے آخر میں قوت لامسہ کی باری آتی ہے حواس پر نیند کی حالت ایک سا اثر نہیں پیدا کرتی۔ لامسہ کی نیند بہت ہلکی ہوتی ہے اور وہ بہت ہی جلد بیدار ہوجایا کرتی ہے۔ قوت سامعہ کی نیند اِس سے کچھ ہی گہری ہوتی ہے۔ بعد کو باصرہ کا نمبر آتا ہے ذائقہ اور شامہ سب سے زیادہ سونے والے حواس ہیں۔ یہاں ایک بات اور بھی قابل غور ہے۔ بعض بعض اعضاء جسم کے حصّے دوسروں سے پہلے سوتے ہیں نیند جسم کے آخری حصّے سے شروع ہوتی ہے پاؤں اور ٹانگیں پہلے سوتے ہیں پھر اُسکی حرکت رگوں کی طرف جاتی ہے۔ یہہ عام بات ہے کہ نیند آنے کے لئے لوگ کہتے رہتے ہیں۔ ٹانگوں کو گرم رکھو اور کپڑے سے ڈھکا رکھو اِن حالتوں پر غور کرنیسے حیرت کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ جسم کے ایک حصہ کے سونے و دوسرے کے بیدار رہنے سے دماغ کی غیر مکمل کارروائی کیوں جاری رہتی ہے جسکو ہم خواب یا سوپن کہتے ہیں ۰ (آریہ گزٹ)

ضرورت

ایک نیک مسیحی ہسپتال اسسٹنٹ عورت کی ضرورت ہے جو سرکاری سند رکھتی ہو۔ درخواست بنام سپرنٹنڈنٹ ممیرشن ہسپتال جہلم آنی چاہئیں ۰

رسید زر

مسٹر جے۔ بکھمن لعل۔ اعظم گڈھ	[illegible]
مسٹر ای مینویل۔ پشاور	[illegible]
مسٹر ڈبلیو۔ بی۔ ڈیلیس۔ شملہ	[illegible]
مسٹر جے۔ پی۔ ایلس	[illegible]
پادری۔ کے منوحا۔ دہرہ دون	[illegible]
ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول انبالہ شہر	[illegible]
مسٹر جی۔ بسوئیل سکندرہ	[illegible]
مسٹر ڈانیل نظام الدین فتحی	[illegible]
پادری۔ جے نوبل۔ سلطان پور	[illegible]
پادری سوہن لعل چنبہ	[illegible]
پادری۔ وائی۔ سی۔ جی۔ ڈوڈ۔ لنڈن	[illegible]
نیجر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ۔ سیالکوٹ	[illegible]
ڈاکٹر اے۔ برنباس۔ چنبہ	[illegible]
لالہ درگاداس۔ پشاور	[illegible]
مسٹر اے۔ ای۔ ڈیوڈ۔ لاہور	[illegible]
اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس لاہور	[illegible]

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

روضۃ الکبریٰ کی آشفتہ دلگی قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۶ر

ورجل کی نظم اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اُسکی بربادی اور اینیڈ کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ورجل ۔ ۸ر

الیڈ اور اُڈسے کا قصہ ۔ جنگ ٹرائے اور یولیسس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام ۴ر

یروشلم کے آخری ایام ۔ بیت المقدس کی بربادی اور قوم یہود کی تباہی کا دردناک حال ۔ ۳ر

الفریڈ اعظم کی سوانح عمری ۔ ۲ر سکندر اعظم کی سوانح عمری ۔ ۲ر

بیر رہنے کا گھر جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر ۔ ۲ر

ننھے ننھے لوگ ۔ کیڑے مکوڑوں کا دلچسپ حال باتصویر ۔ ۲ر

سورج چاند ستارے ۔ علم ہیئت کا ایک مبسوط و باتصویر رسالہ جسمیں اسوقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۔ ۸ر

مرقع روس ۔ روس کے دلچسپ و مفید حالات ناول کے پیرایہ میں باتصویر ۔ ۸ر

مرقع جاپان ۔ جاپان کے دلچسپ و مفید حالات ناول کے پیرایہ میں ۔ باتصویر ۔ ۴ر

ہند کی کایا پلٹ کلائو کے زمانے کا دلچسپ تاریخی ناول جس میں ہند میں انگریزوں کی حکومت قائم ہونے کے اسباب درج ہیں ۸ر

گورنمنٹ انگریزی کے اصول و طریق حکومت ۔ انگلستان کے طرز حکومت کے مفصل حالات جنکا جاننا اہل ہند کے لئے ضروری ہے ۴ر

مارکو پولو کا سفرنامہ ۔ اِس میں تمام فارس ۔ آرمینیہ ۔ بلخ ۔ بدخشان چین ۔ جاپان ۔ ہند حبش ۔ زنگبار ۔ ترکی وغیرہ کے دلچسپ حالات درج ہیں ۔ ۴ر

ڈاکٹر جیکل اور میاں ہائیڈ یعنی دو جسموں والا آدمی ایک ریاکار کی زندگی کا مرقع اور سبق آموز قصہ ہے ۔ ۴ر

شہد کی مکھی کے حالات ۔ اس میں اصول سائنس کے مطابق شہد کی مکھی کے متعلق مختلف حالات درج ہیں ۸ر

پھولوں کی کہانی ۔ اس میں مختلف قسم کے پھولوں کے متعلق دلچسپ حالات ہیں ۸ر

لڑکوں کا رہنما ۔ لڑکوں کی زندگی کے لئے ایک سچا رہنما اور دستور العمل ہے ۸ر

نوجوانوں کا رہنما ۔ نوجوانوں کی زندگی کے لئے ایک سچا رہنما اور مفید دستور العمل ہے ۸ر

تاریخ بائبل مصنفہ ڈاکٹر بلیکی صاحب بائبل کے اور جن قوموں کا اسمیں ذکر آیا ہے تاریخی حالات ہیں ۔ ۵۰۵ صفحہ عہ

الہام بائبل مصنفہ ڈاکٹر پیٹرسن ستنفہ ۔ اِس میں بائبل کی ماہیت اور حقیقت پر مفصل بحث ہے ۔ ۱۲ر

یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت ۔ از ڈاکٹر شاکر صاحب ۔ اسمیں علاوہ تاریخی حالات و اخلاقی شریعت کے اُن ساتوں مقولوں پر مفصل بحث ہے جو خداوند یسوع مسیح کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے ۔ ۱۲ر

تاریخ یونان ۔ اسمیں یونانیوں کی تاریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں

زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ ۔ اسمیں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پڑنے اور اناجیل کے حقیقی ہونے پر جو معتبر ثبوت ہیں اُنکا ذکر ہے ۔ ۱۲ر

حیات المسیح یسوع مسیح کی زندگی اُنکے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے ۱۲ر

طیطس یعنی فتح صلیب جسمیں قصہ کے پیرایہ میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات درج ہیں ۔ ۶ر

حذرت نامہ سقراط جسمیں حکیم سقراط اور فلسفیوں کا مفصل حال درج ہیں ۸ر

درخواستیں اسسٹنٹ سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ اطلاع دیجاتی

ہے کہ پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکمتانہ شہادت ہے ۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اسوقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اِس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اِس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر جے ۔ کلارک منیجنگ ڈائرکٹر
نولکھا لاہور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱۲ر معہ ضمیمہ عگ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " " ۸ر " ۱۲ر ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عگ	۸ے	ے
چوتھائی کالم	۸ے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ہے
پورا کالم	عہ	ہے	مہ
پورا صفحہ	مہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ۸ر بعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " معہ محصول عہ۸
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای ۔ ایم ۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم ۔ واٹکی کے اہتمام سے چھپا